72439 ـ خاوند بہت غصہ والا ہے اس نے تین طلاق دے دیں

سوال

میری شادی کو نو برس ہو چکے ہیں اور میرا خاوند بہت غصہ کا مالك ہے اس کا جتنا بھی تصور کیا جائے کم ہے، جب غصہ میں ہوتا ہے تو کچھ ہوش نہیں رہتا اور بلا مقصد تصرفات کرتا ہے، میں اسے بری تو نہیں کرتی، لیکن یہ حقیقت ہے اور اللہ بھی اس کا گواہ ہے بہرحال میری مشکل یہ ہے کہ اس نے کئی بار طلاق کے الفاظ بولے ہیں اور میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں:
پہلی حالت:
ہم ملك سے باہر تھے تو ایك بہت بڑی مشکل کھڑی ہو گئی اور خاوند مجھے کہنے لگا: " جب ہم ملك واپس جائینگے تو تمہیں طلاق ہوگی "
وہ کہتا ہے کہ یہ تو ایك دھمکی تھی اور مقصد خوفزدہ کرنا تھا، بہر حال ہم واپس آ گئے اور وہ اس موضوع کو بھول گیا لیکن میں نہ بھولی بلکہ میں نے ایك عالم دین سے دریافت کیا ت واس نے مجھے بتایا کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوئی، اس نے مجھے اس کی تفصیل بھی بتائی.
دوسری حالت:
ہمارے درمیان ایك اور بڑی مشکل کھڑی ہوگئی تو اس کے بعد خاوند نے مجھے زدکوب کیا اور گھر سے نکل گیا میں نے تقریبا اسے موبائل پر نو میسج کیے سب میں سب و شتم اور اس کی تحقیر کی گئی تھی، چنانچہ مجھے خاوند نے میسج کیا " تجھے طلاق " یہ عصر کے وقت ہوا اور رات کو وہ واپس آیا تو ایسے تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں، ہم نے صلح کر لی اور اس کے متعلق بھی میں نے ایك عالم دین سے دریافت کیا تو وہ مجھے کہنے لگے میسج والی طلاق شمار نہیں ہوگی، یعنی وہ طلاق واقع نہیں ہوئی.
تیسری حالت:
یہاں بھی ایك بڑی مشکل کھڑی ہوئی اور خاوند بہت شدید غصہ میں آ گیا اس درج تك کہ اسے ہوش ہی نہ رہی کہ کیا کر رہا ہے اور مجھے طلاق دے دی، چنانچہ میں اپنے میکے چلی گئی، لیکن وہ عدالت میں گیا اور قاضی نے فیصلہ کیا کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوئی تو خاندان والوں کے کہنے پر وہ مجھے واپس لےگیا.
ان سب حالات میں اس کا مقصد طلاق نہ تھا، یہ علم میں رہے کہ آخری حالت تقریبا دو برس قبل تھی اس کے بعد تقریبا وہ ٹھنڈا ہو گیا اور یہ کلمات نہیں بولتا، میں ہمیشہ سوچتی ہوں کہ آیا میں کہیں اس کے ساتھ حرام طریقہ پر تو نہیں رہ رہی کیا یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں ؟
مجھے علم نہیں آیا یہ شیطانی وسوسہ ہے یا کیا ہے ؟

پسندیده جواب

الحمد لله.

اول:

الله سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملات میں آسانی پیدا فرمائے اور آپ اور آپ کے خاوند کے حالات کی اصلاح کرے.

دوم:

آپ نے جن تین حالات کے متعلق دریافت کیا ہے اس کا جواب درج ذیل ہے:

پہلی حالت:

اس میں خاوند نے کہا تھا: " جب ہم ملك واپس جائیں گے تو تمہیں طلاق " جب آپ ملك واپس آئے تو یہ طلاق واقع ہو جائیگی؛ کیونکہ یہ صرف اور خالص تعلیق ہے یعنی اسے ملك واپس آنے کے ساتھ معلق کیا گیا ہے، اس سے کسی چیز سے روکنا یا کسی کام کی ترغیب نہیں اور نہ ہی کسی کی تصدیق یا تکذیب ہے.

فرض کریں کہ اگر خاوند کہتا ہے: میرا ارادہ تو یہ تھا کہ میں اسے واپس آنے پر طلاق دے دونگا تو اس کی یہ بات قبول نہیں کی جائیگی؛ کیونکہ اس کا " انت طالق " کہنا یہ طلاق کے صریح الفاظ میں شامل ہوتا ہے، اس لیے اس میں طلاق دینے کے وعدہ کی نیت و مراد قبول نہیں کی جائیگی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" طلاق کی قسم یہ ہے کہ جس سے قسم اٹھانے والا کسی چي زکی ترغیب دلانا چاہتا ہو یا پھر کسی چیز سے روکنا چاہے یا سامعین اور مخاطبین میں سے کسی کو تصدیق یا تکذیب پر ابھارنا چاہتا ہو، تو یہ طلاق کے ساتھ قسم ہوگی اور یہ معلق کرنا ہے، اور اس کا مقصد کسی کام پر ابھارنا یا کسی کام سے منع کرنا، یا پھر کسی کی تکذیب یا کسی کی تصدیق ت واسے طلاق کے ساتھ قسم کہا جائیگا، بخلاف محض تعلیق کے، اسے قسم نہیں کہا جائیگا.

مثلا اگر کوئی شخص کہتا ہے جب سورج طلوع ہو تو اس کی بیوی کو طلاق.

یا کوئی کہے: جب رمضان شروع ہو تو اس کی بیوی کو طلاق.

اسے قسم نہیں کہا جائیگا، بلکہ یہ تو خالص تعلیق اور خالص شرط ہے، جب بھی یہ شروط پوری ہو جائے طلاق واقع ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق (129 ـ 131).

اس طرح کے مسئلہ کا جواب سوال نمبر (43481) کے جواب میں بھی گزر چکا ہے.

دوسری حالت:

جس میں اس نے آپ کوم وبائل پر " تجھے طلاق " کا میسج کیا ہے اس میں میسج لکھتے وقت خاوند کی نیت کو دیکھا جائیگا اگر تو اس نے طلاق کا عزم کیا تھا تو یہ طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر اس نے لکھتے وقت اس سے کچھ اور ارادہ کیا اور طلاق مراد نہ تھی مثلا ڈرانا دھمکانا اور خوفزدہ کرنا تو پھر طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اس نے طلاق کی نیت نہیں کی تھی.

مزید آپ سوال نمبر (72291) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں.

تیسری حالت:

اس میں بیان ہوا ہے کہ غصہ اتنا شدید تھا کہ اسے علم ہی نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے اور آپ کو اس نے طلاق دے دی، پھر عدالت میں گیا اور قاضی نے طلاق نہ ہونے کی فیصلہ کیا تو یہاں قاضی کا فیصلہ معتبر ہوگا.

کیونکہ غصہ کے کچھ ایسے حالات ہیں جن میں طلاق واقع نہیں ہوتی، ہو سکتا ہے قاضی کے سامنے جو کچھ بیان کیا گیا اس کی روشنی میں قاضی کے لیے یہ واضح ہوا ہو کہ غصہ اتنا شدید تھا کہ طلاق واقع ہونے میں مانع ہے.

غصہ کی حالت میں دی گئی طلاق کی تفصیل سوال نمبر (45174) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

ہماری اس خاوند کو نصیحت ہے کہ وہ اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرے، اور اپنی زبان کو طلاق کے الفاظ سے روک کر رکھے تا کہ خاندان کی تباہی کا سبب نہ بن جائے.

ہماری اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .